سوال

(275) میرے والدین آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں۔۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں پچیس سال کا ایک نوجوان ہوں 'میرے والدین ساری زندگی آپس میں لڑتے جھگڑتے رہے ہیں۔ اگر میں ان میں سے ایک ساتھ حسن سلوک کروں تو دوسرا ناراض اور متنفر ہوجاتا ہے اوراگر دوسرے کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آوٴں تو پہلا ناراض ہوجاتا ہے اور مجھے نافرمان قرار دینے لگ جاتا ہے۔ شیخ محترم !میں کیا کروں تاکہ دونوں ہی سے حسن سلوک کی وجہ سے باپ کا نافرمان ہوجاوٴں گا؟ امید ہے جواب سے نواز کر اجر و ثواب کے مستحق قرار پائیں گے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے جواب میں گزارش ہے کہ انسان کے انسان پر جوواجبات ہیں 'ان میں سے سب سے بڑا واجب والدین سے نیکی اور حسن سلوک ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَاعبُدُوا اللَّهَ وَلا تُشرِكوا بِهِ شَيـًٔا ۖ وَبِالوٰلِدَينِ إِحسـٰنًا ... ٣٦ ... سورة النساء

''اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناوٴ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔''

اور فرمایا :

وَقَضىٰ رَبُّكَ أَلّا تَعبُدوا إِلّا إِيّاهُ وَبِالوٰلِدَينِ إِحسـٰنًا ... ٢٣ ... سورة الاسراء

''اور آپ کے رب نے یہ فیصلہ کردیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتے رہو۔''

اور فرمایا :

أَنِ اشكُر لى وَلِوٰلِدَيكَ إِلَىَّ المَصيرُ ... ١٤ ... سورة لقمان

''میرا شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

اس موضوع سے متعلق احادیث بھی بہت زیادہ ہیں' ہر حال ہر شخص کے لیے واجب ہے کہ وہ اپنے والدین یعنی ماں اور باپ دونوں ہی سے بھلائی کرے' اپنے مال سے' بدن سے' مقام ومرتبے سے اور ہر اس چیز کے ساتھ جو اس کی استطاعت میں ہو' ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ... ﴿١٥﴾ ... سورة لقمان

''اور ہم نے انسان کو جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے (پھر اس کو دودھ پلاتی ہے) اور (آخر کار) دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے (نیز) اس کے ماں باپ کا بھی (کہ تم) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے اور اگر وہ تیرے ساتھ کوشش کریں (تجھ پر دباؤ ڈالیں) کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھرائے جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا دنیا (کے کاموں) میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا۔''

دیکھیے اس آیت کریمہ میں تو اللہ تعالیٰ نے ان مشرک والدین کا ساتھ دینے کا بھی حکم دیا ہے' جو اپنے بیٹے کو شرک کو شرک کا حکم دے رہے ہوں' مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ایسے والدین کا بھی دنیا کے کاموں میں ساتھ دیا جائے۔ لہذا ان کے بارے میں جن کا آپ نے ذکر کیا ہے کہ وہ ہمیشہ آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں اور یہ کہ آپ ان میں سے ایک کے ساتھ نیکی کریں تو دوسرا ناراض ہوجاتا ہے۔ آپ پر دو کام واجب ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ مقدور بھر کوشش کریں کہ ان کا یہ لڑائی جھگڑا ختم ہو؛ کیونکہ ان دونوں میں سے ایک کے دوسرے پر کچھ حقوق ہیں' جنہیں ادا کرنا واجب ہے۔ اگر آپ اس لڑائی جھگڑے کو ختم کرا سکیں تو یہ بھی والدین کے ساتھ بہت بڑی نیکی ہوگی' اس سے گھر کا ماحول خوشگوار اور زندگی سعادتوں اور کامرانیوں سے ہمکنار ہوجائے گی۔ دوسرا کام آپ پر یہ واجب ہے کہ آپ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ کریں اور دوسرے کی ناراضی کو آپ اس طرح ختم کرسکتے ہیں کہ اسے اپنے حسن سلوک کے بارے میں علم نہ ہونے دیں۔ اس سے مطلوب ومقصود حاصل ہوجائے گا، آپ کو چاہیے کہ آپ اسے پسند نہ کریں کہ آپ کے ماں باپ اپنے اس لڑائی جھگڑے کو باقی رکھیں اور اگر آپ ان میں سے کسی ایک سے حسن سلوک کریں تو دوسرا ناراض ہو۔ آپ کے لیے یہ بھی واجب ہے کہ اپنے والدین میں سے ہر ایک کے سامنے یہ واضح کردیں کہ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ آپ کی صلہ رحمی کے یہ معنی نہیں کہ آپ دوسرے سے قطع رحمی کر رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دونوں ہی کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا حکم دیا ہے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص216

محدث فتویٰ